45867 ـ وضوء میں سر کا مسح کرنے کا طریقہ

سوال

وضوء میں سر کا مسح کرنے کا طریقہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

وضوء میں دھونے یا مسح کی کیفیت واجب نہیں، بلکہ دھوئے جانے والے اعضاء کا دھونا، اور مسح والے اعضاء کا مسح کرنا واجب ہے، چاہے وہ کسی بھی کیفیت میں ہو، لیکن اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور سنت کی پیروی کرنا افضل اور اکمل ہے.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 171).

دوم:

وضوء میں سر کا مسح کرنے کی دو کیفیتیں وارد ہیں:

پہلی:

ہاتھ گیلے کر کے سر کے اگلے حصہ پر رکھ کر گدی تك مسح کیا جائے، اور پھر سر کے اگلے حصہ تك ہاتھ واپس لائے جائیں.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے مسلم کی شرح میں اس کیفیت کے مستحب ہونے پر سب علماء کا اتفاق بیان کیا ہے.

اس کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایك احادیث میں ملتا ہے:

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کے طریقہ میں حدیث بیان کی ہے جس میں ہے:

" ...... پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا، اپنے ہاتھوں کو اگلے حصہ سے پچھلے حصہ تك لے گئے، سر کے شروع سے مسح کیا حتی کہ انہیں گدی تك لے گئے، پھر جہاں سے مسح شروع کیا وہیں واپس لے آئے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (185) صحیح مسلم حدیث نمبر (235).

اور ابو داود نے معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے لوگوں کے سامنے اس طرح وضوء کیا جس طرح انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضوء کرتے ہوئے دیکھا تھا:

" چنانچہ جب وہ سر پر پہنچے تو ایك چلو پانی لیکر اپنے بائیں ہاتھ کو ملایا اور سر کے وسط میں رکھا حتی کہ پانی کے قطرے گرنے لگے، یا قریب تھا کہ قطرے گریں، پھر انہوں نے سر کے شروع سے لیکر آخر تك اور آخر سے لیکر شروع تك مسح کیا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (124) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابو داود رحمہ اللہ نے ہی مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضوء کرتے ہوئے دیکھا:

" جب وہ سر پر پہنچے تو انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں سر کے شروع میں رکھیں اور انہیں گدی تك سر پر پھیرا، پھر انہیں وہیں واپس لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (122) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ طریقہ اس کے لیے مناسب ہے جس کے بال چھوٹے ہوں، اور ہاتھ سر کے شروع میں واپس لانے سے بال نہ بکھریں.

دوسری کیفیت:

پورے سر کا مسح کرے لیکن بالوں کی جانب، اس طرح کہ اس کے بالوں کی حالت نہ بدلے.

یہ طریقہ اس شخص کے مناسب ہے جس کے بال لمبے ہوں ۔ مرد ہو یا عورت ۔ اس طرح کہ ہاتھ واپس لانے سے بال بکھرنے کا خدشہ ہو.

ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس وضوء

کیا اور سارے سر کا مسح کیا بالوں کی چوٹی سے لیکر کر سر کے نچلے حصہ تك، بالوں کو ان کی حالت سے حرکت نہ دی "

مسند احمد حدیث نمبر (26484) سنن ابو داود حدیث نمبر (128) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

قرن الشعر: بالوں کی چوٹی سے مراد سر کا اوپر والا حصہ ہے، یعنی سر کے اوپر سے مسح شروع کرے اور نیچے کی جانب جائے.

کل ناحیۃ: ہرجانب سے مراد یہ ہے کہ لمبائی اور چوڑائی میں سارے سر کا مسح کرے.

لمنصب الشعر: اس جگہ کو کہتے ہیں جس کی جانب نیچے جایا جائے اور وہ سر کا نیچلا حصہ ہے.

عراقی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس کا معنی یہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر کے اوپر والے حصہ سے مسح شروع کرتے اور نیچے تك جاتے، یہ ساری جانب سے کرتے. انتہی.

بالوں کو اپنی حالت سے بدلتے نہیں تھے: جس حالت پر تھے اسی پر رہتے.

ابن رسلان کا کہنا ہے:

یہ کیفیت اس شخص کے لیے مخصوص ہے جس کے بال لمبے ہوں، کیونکہ جب پانی جڑوں تك پہنچانے کے لیے ہاتھ واپس لائے جائیں تو بال بکھر جائیں گے اور اسے بال بکھرنے سے ضرر ہوگا.

امام احمد رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ: عورت اور لمبے بالوں والا شخص سر کا مسح کیسے کرے ؟

تو ان کا جواب تھا:

" اگر چاہے تو وہ اس طرح مسح کرے جیسے ربیع رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے، اور پھر وہ حدیث بیان کی، پھر کہنے لگے: اس طرح اور اپنے دونوں ہاتھ سر کے درمیان رکھے پھر انہیں اپنے سر کے آگے لے آئے، پھر انہیں اٹھا کر وہاں رکھا جہاں سے شروع کیا تھا (یعنی انہیں سر کے وسط میں رکھ لیا) پھر انہیں پیچھے کی جانب لے گئے.

اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہاں قرن یعنی چوٹی سے مراد سر کا اگلا ہو، یعنی انہوں نے سر کے اگلے حصہ سے

سارے سر کا ہر جانب سے بالوں تك جو کہ سر کا پچھلا حصہ ہے تك مسح کیا.

یعنی سر کے شروع سے آخر تك ایك بار مسح کیا، اور ہاتھ واپس نہیں لائے، کیونکہ اس سے بالوں کی کیفیت تبدیل ہو جاتی ہے، ربیع رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ: وہ اپنے بالوں کی کیفیت کو تبدیل نہ کرتے .

دیکھیں: عون المعبود شرح سنن ابو داود، نیل الاوطار (1 / 189) اور المغنی ابن قدامہ (1 / 178).

حاصل یہ ہوا کہ: اس طریقہ پر وہ شخص عمل کرے جس کے بال لمبے ہوں اور اسے ان کے بکھرنے کا خدشہ ہو، چنانچہ وہ اپنے بالوں کا مسح اس جانب کرے جس جانب وہ گرے ہوں، تا کہ ان کی حالت میں تبدیلی نہ آئے.

واللہ اعلم .